Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲/

یوم:- جمعہ — یکم رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲۵ تبلیغ ۱۳۳۴ ہش — ۲۵ فروری ۱۹۵۵ء — نمبر ۴۸

ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے لئے عدنان مندریز بغداد پہنچ گئے

بغداد ۲۴ فروری - ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریز ترکی و عراق کے مجوزہ دفاعی سمجھوتے پر دستخط کرنے کے سلسلہ میں کل انقرہ سے بغداد پہنچ گئے۔ ترکی کے نائب وزیر اعظم وزیر خارجہ اور قومی اسمبلی کے پانچ سرکردہ ممبر بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ عراق کے وزیر اعظم مسٹر نوری السعید اور دیگر وزراء نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس توقع کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ ترکی زعما کے واپس جانے سے پہلے پہلے مجوزہ دفاعی معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت

ربوہ ۲۴ فروری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ "زخم اچھا ہو رہا ہے ابھی پورا آرام نہیں آیا۔" احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

برطانیہ کومنتانگ کے مقبوضہ جزائر کے دفاع میں شریک نہیں ہوگا

ہمارے نزدیک چین خاص کے ساحلی جزیروں اور فارموسا کی پوزیشن میں زمین و آسمان کا فرق ہے دارالعوام میں مسٹر چرچل کا اعلان

لندن ۲۴ فروری - سر ونسٹن چرچل نے کہا ہے کہ برطانیہ ساحل چین کے قریب کومنتانگ کے مقبوضہ جزائر کے دفاع میں شریک نہیں ہوگا۔ کل انہوں نے دارالعوام میں فارموسا کے متعلق ممبران کے متعدد سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ان جزائر کے دفاع میں ہمارے شریک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین خاص کے ساحلی جزیروں اور فارموسا میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسی لئے ان دفاعی سرگرمیوں کے بارے میں برطانیہ اپنے دوست ملکوں اور اتحادیوں کو مشورہ دیتے ہیں بہت احتیاط سے کام لے گا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر چرچل نے کہا مجھے شک ہے کہ فارموسا کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی کو برطانیہ آنے کی دعوت دینے کا کوئی مفید نتیجہ برآمد ہوگا۔ انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ چین کی حکومت نے سلامتی کونسل کی بحث میں شرکت کرنے سے انکار کر کے ایک بہت اچھا موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ کیونکہ کونسل کے اجلاس میں شریک ہو کر چین دوسرے ملکوں اور قوموں کو اپنے نقطۂ نگاہ سے آگاہ کر سکتا تھا

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے شہنشاہ ایران کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ

لندن کے ایرانی سفارتخانہ میں پیشکش کی نہایت سادہ اور مؤثر تقریب

لندن (بذریعہ تار) امام مسجد لندن مکرم مولود احمد خان نے مورخہ ۲۱ فروری ۵۵ء کو لندن کے ایرانی سفارتخانہ کی ایک نہایت سادہ اور مؤثر تقریب میں شہنشاہ ایران کی خدمت میں انگریزی ترجمۂ قرآن مجید کی ایک جلد تحفے کے طور پر پیش کی۔ شہنشاہ موصوف نے اس تحفہ کو قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو سراہا۔ اور اس تمنا کا اظہار فرمایا کہ انگریزی ترجمۂ قرآن مجید کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہو۔ موصوف یہ معلوم کر کے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ اور زیادہ خوش ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے جس وفد نے شاہ موصوف سے ملاقات کر کے یہ تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ وہ امام مسجد لندن کے علاوہ حسب ذیل ممبران پر مشتمل تھا۔

۱- جرمن نو مسلم ہر عبدالشکور کنزے ۲- چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ۳- مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ۴- سید محمود احمد صاحب ناصر

مصالحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

لاہور ۲۴ فروری - وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا نے کہا کہ حکومت اور مولوی تمیز الدین خاں کے درمیان مصالحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے کل اخبار نویسوں سے ایک غیر رسمی بات چیت کے دوران اخبارات کی ان خبروں کو غلط قرار دیا جن میں کہا گیا تھا کہ حکومت اور مولوی تمیز الدین خان کے درمیان مصالحت کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا حکومت ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا انتظار کرے گی۔ آپ نے کہا وزیر اعظم مسٹر محمد علی بنکاک سے واپسی پر اس بارے میں کوئی بیان دیں گے۔

فرانس کا وزارتی بحران ختم ہو گیا

قومی اسمبلی نے اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا

پیرس ۲۴ فروری - کل فرانس کی قومی اسمبلی نے موسیو ایڈگر فارے کے حق میں اعتماد کی قرارداد منظور کر دی۔ انہیں ۲۱۰ کے مقابلے میں ۳۶۹ ووٹ ملے۔ اس طرح آج سے ۱۹ روز قبل موسیو مانڈیز فرانس کی کابینہ ٹوٹنے سے جو وزارتی بحران پیدا ہو گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ ریڈیکل پارٹی ری پبلکن گالسٹ، کنزرویٹو اور بعض دوسری پارٹیوں نے ان کے حق میں ووٹ دیئے۔ اور مخالفت میں زیادہ تر سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہی پیش پیش رہے۔ موسیو فارے کی کابینہ اختتام جنگ کے بعد سے فرانس کی اکیسویں کابینہ ہے۔ وہ سابقہ وزارت میں وزیر خارجہ تھے۔ علاوہ ازیں وہ اس سے پہلے دو سابقہ حکومتوں میں وزیر خزانہ بھی رہ چکے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج کی شاندار کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی روئنگ ٹیم نے غنی زماں اوپن روئنگ ٹورنامنٹ منعقدہ ۱۲ و ۱۳ فروری اور پنجاب یونیورسٹی بمپنگ بوٹ ریسز چیمپین ٹرپ منعقدہ ۱۴ فروری تا ۱۸ فروری ۵۵ء میں امسال بھی چیمپین رہ کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ہر دو ٹورنمنٹ میں کالج کی ٹیم چار سال سے چیمپین کا امتیاز حاصل کرتی چلی آ رہی ہے۔ امسال ٹیم حسب ذیل ممبران پر مشتمل تھی:-

۱- ناصر احمد چوہدری ۲- منصور احمد چوہدری
۳- ناصر احمد ظفر ۴- محمد اشرف طاہر
۵- انوار احمد مبشر چوہدری

۲- جوناگڑھ میں کرائی گئی تھی

کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر ایشیا میں قیام امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

مظفر آباد ۲۴ فروری - حکومت آزاد کشمیر کے صدر کرنل شیر احمد خاں نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر ایشیا میں قیام امن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کل ایک پریس ملاقات میں کہا۔ آزاد کشمیر کے عوام نے اپنا مستقبل پاکستان کے ساتھ وابستہ کر لیا ہے انہوں نے بعض ہندوستانی لیڈروں کی جذباتی باتوں پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا یہ لوگ کشمیر میں بھی ایسی ہی رائے شماری کرانا چاہتے ہیں۔ جیسی ہندوستانی فوج کے قبضہ کے بعد

سوتی کپڑے کی ایک اور کھیپ چاٹگام پہنچ گئی

چاٹگام ۲۴ فروری - سوتی کپڑے کی ایک اور کھیپ جو امریکہ نے دوسرے ملکوں سے خریدی ہے۔ کل چاٹگام پہنچ گئی۔ کپڑے کی چار ہزار گانٹھیں پہلے ہی چاٹگام پہنچ چکی ہیں۔ جنہیں سیلاب زدگان میں مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہ کپڑا امریکہ تحفہ کے طور پر بھیج رہا ہے۔

ایران میں بارہ کمیونسٹ افسروں کو سزائے موت

تہران ۲۴ فروری - ایران کی ایک فوجی عدالت نے کل بارہ کمیونسٹ فوجی افسروں کو موت کی سزا اور گیارہ افسروں کو مختلف مدت کی سزائے قید کا حکم سنایا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۵۵ء

صدر جمہوریہ ترکیہ کا ورود

آج کل جمہوریہ ترکیہ کے صدر آقائے جلال بایار لاہور میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تاریخ پاکستان نہیں بلکہ تاریخ برصغیر میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ترکی کے صدر اس سرزمین پر قدم رکھ رہے ہیں۔ آپ کے یہاں تشریف لانے کی وجہ پاکستان کا وجود ہے۔ جو مسلمانوں کی موجودہ وقت میں سب سے بڑی مملکت ہے اور چونکہ ترکی کے مسلمان ہونے کے دونوں ملکوں نے گذشتہ ایام میں باہم تعلقات کے معاہدات کئے ہیں۔ جن کی باحسن وجوہ تکمیل کے لئے اور آپس میں رشتہ و تعلقات کو مستحکم بنانے کے لئے آپ کا پاکستان پر ورود نہایت اہمیت رکھتا ہے۔

برصغیر کے مسلمانوں کو شروع ہی سے ترکی کے ساتھ ہمدردی چلی آئی ہے۔ انگریزوں کے عہد میں بھی مسلمانوں نے ترکی کی ہر مصیبت میں نہ صرف گفتار سے بلکہ کردار سے بھی ان کا ساتھ دیا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں جب ترکوں کو بدقسمتی کے ساتھ شکست ہوئی اور انگریزوں نے ترکوں کے ساتھ بے انصافیاں کیں تو یہاں کے مسلمان سخت مضطرب ہوئے چنانچہ انہوں نے خلافت کمیٹیاں بنائیں۔ اور ترکوں کے لئے بہت جدوجہد کی۔

اس موقعہ پر جب ۱۹۱۹ء میں ورسائی کا صلحنامہ مرتب ہوا جس کے رو سے ترکی کا بہت سا علاقہ ترکوں سے لے لیا گیا۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔

"یقیناً ترکوں سے وہ سلوک نہیں کیا گیا جو دوسری مسیحی حکومتوں سے کیا گیا ہے۔ ترک مجرم ہی سہی لیکن وہ اتنا مجرم نہ تھا۔ جتنا کہ جرمنی۔ لیکن جرمنی سے جو سلوک روا رکھا گیا۔ اس قدر سلوک بھی ترکوں سے نہیں کیا گیا۔ اور یہ عمل ان اعلانوں کے باوجود ہوا ہے۔ جو اس سے پہلے شائع کئے جا چکے تھے۔ اور جن میں اس کے بالکل برعکس فیصلہ کی امید دلائی جاتی تھی"
(ترک موالات و احکام اسلام ص ۲۰۲)

مسلمانوں نے اس موقعہ پر جو احتجاجی اقدامات کئے۔ اس میں بھی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کی۔ اور سب مسلمانوں کی متحدہ آواز انگریز کے کانوں تک پہنچانے کے لئے مندرجہ ذیل مشورہ دیا۔

"جو بسبب گورنمنٹ تک صدائے احتجاج پہنچانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ اس کی بنیاد صرف یہ ہونی چاہیئے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو جس کے سلطان کو مسلمانوں کا ایک حصہ خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہے مٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے۔ جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے ناپسند کرتا ہے اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گزرتا ہے۔ اس صورت میں تمام فرقہائے اسلام اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں باوجود اس کے کہ وہ خلافت عثمانیہ کے قائل نہ ہوں۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے اور سمجھتے ہوں۔ اس اصل پر متحد ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ گو ایک فریق دوسرے کو کافر سمجھتا ہے۔ مگر کیا اس میں کوئی شک ہے کہ دنیا کی نظروں میں اسلام کے نام میں سب فرقے شریک ہیں۔ اور اسلام کی ظاہری شان و شوکت کی ترقی یا اس کو صدمہ پہونچنا سب پر یکساں اثر ڈالتا ہے"
(ملاحظہ ہو ترکوں کا مستقبل)

الغرض مسلمانان پاکستان کو ترکوں سے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ سلطان سلیم کے وقت سے خاندان عثمانیہ میں خلافت چلی آتی تھی۔ جو سلطان عبدالمجید پر آکر ختم ہوئی۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکی ایک نئی زندگی میں داخل ہوا وہ اسلامی ممالک میں سب سے پہلا ملک ہے۔ جس نے جمہوریت کا نظام قائم کیا۔ اتاترک مصطفےٰ کمال پاشا نے ترکی کو بالکل ہی نئے سانچے میں ڈھال دیا۔ اور موجودہ جمہوریہ ترکیہ دراصل اتاترک کی ہی کوششوں کا ایک ثمرہ ہے۔ اتاترک نے نہایت شجاعت سے ترکی کو ہمیشہ کے لئے مٹ جانے سے بچا لیا۔ اور یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ ترکی اب شاہراہ ترقی پر گامزن نظر آتا ہے۔

اتاترک نے آغاز میں بے شک بعض مذہبی رسومات اور اداروں اور علمائے اسلام کے ساتھ نہایت سختی کا برتاؤ کیا۔ مگر اس وقت بھی برصغیر کے بعض مسلمانوں نے اتاترک کے کاموں پر اظہار خوشنودی کیا۔ چنانچہ علامہ سر اقبال نے ان کی پوری حمایت کی۔ اور نظم و نثر میں ترکوں کی شجاعت اور بہادری کی تعریفیں کیں۔ مگر اب ترکی کا وہ حال نہیں رہا۔ لوگوں کا رجحان بیشتر مذہب کی طرف ہوتا جارہا ہے۔ اور ترکی واقعی مسلمانوں کا ملک ہے۔ اور پاکستان کے اس کے ساتھ تعلقات دونوں ملکوں بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے نہایت اہم اور مفید نتائج کے حامل ہیں۔

افسوس ہے کہ عرب ممالک میں سے بعض کے ساتھ ابھی تک ترکوں کے خوشگوار تعلقات قائم نہیں ہو سکے۔ جس کی وجوہات یہ ہیں۔ کہ جنگ عالمگیر اول میں عربوں کو انگریزوں کی چالوں نے ترکوں سے علیحدہ کر دیا تھا۔ ہمارے خیال میں اب دونوں اطراف کو پچھلی یادیں بھلا دینی چاہئیں۔ اور تمام اسلامی ممالک کو اسلام کے نام پر متحد ہو جانا چاہیئے۔ اور ترک و عرب کا سوال ختم کر دینا چاہیئے۔

ہم آقائے جلال بایار کا جہاں نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی آمد پر اهلاً و سهلاً و مرحباً کہتے ہیں۔ وہاں دلی خلوص کے ساتھ ہم ان کی توجہ اس اہم ترین معاملہ کی طرف بھی مبذول کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ واپس جا کر عربوں اور ترکوں کے درمیان کسی حد تک اب بھی جو تلخی باقی ہے۔ اس کو بالکل مٹا دینے کی پوری کوشش کریں گے۔

ہالینڈ کے ننھے بچوں کا عزم

ہالینڈ کے بچوں نے چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ان کی جمع کردہ رقم سے پاکستانی سکولوں میں ریڈیو سیٹ مہیا کئے جا سکیں۔ اس پر ہالینڈ میں پاکستان کی سفیر بیگم لیاقت علی خاں نے پاکستانی بچوں کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہالینڈ کے ننھے بچوں کا یہ عزم قابل داد ہے۔ اور وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ہر پاکستانی ان کا شکریہ ادا کرے۔ لیکن اس بارے میں ایک امر خاص طور پر قابل غور ہے۔

اور وہ یہ کہ ہالینڈ کے ننھے بچوں کے اس عزم میں ہمارے لئے ایک سبق مضمر ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے بچے اور بڑے سب اپنے اندر پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور اپنی زندگیوں کو سادہ بنا کر جمع شدہ رقوم کو قومی اور ملی اور جماعتی کاموں میں خرچ کریں۔ دنیا میں قومیں کبھی بیرونی امداد پر خواہ وہ کتنی ہی قابل قدر کیوں نہ ہو انحصار نہیں کیا کرتیں۔ بلکہ ان کی ترقی کا تمام تر دارومدار قربانی و ایثار پر ہوتا ہے۔ مغربی قوموں نے قربانیاں کر کر کے پہلے خود ترقی کی ہے۔ جبھی وہ اس قابل ہوئی ہیں کہ دوسروں کی خاطر بھی قربانی کر سکیں۔

کردار کے چراغ فروزاں کرینگے ہم

نیرنگیٔ حیات نمایاں کریں گے ہم
عہدِ خزاں میں جشنِ بہاراں کرینگے ہم

ربوہ کی سرزمین تری خاکِ پاک کے
ذرات کو بھی مہرِ درخشاں کرینگے ہم

افکار کے طلسم تو ظلمت بدوش ہیں
کردار کے چراغ فروزاں کرینگے ہم

فکر و نظر میں لا کے شہیدوں کے خون کو
زخمِ جگر کو رشکِ گلستاں کرینگے ہم

توحید ہم آشنا ہیں محبت کے راز سے
انساں کو پھر سے مظہرِ یزداں کرینگے ہم

محمد افضل خان بسرا ربوہ

درخواست دعا

مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً آرام ہے۔ اور آپ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے نیز ان کی مشکلات کے دور ہونے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے مبارک اجتماع میں ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

قسط سوم

تقریر نویس :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ الفضل مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳، ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔ وہ حصہ دراصل دو قسطوں پر مشتمل تھا۔ (یعنی الفضل ۱۱-۱۲ فروری میں شائع شدہ تقریر پہلی قسط اور مورخہ ۱۳-۱۵ فروری میں شائع شدہ تقریر دوسری قسط) اور انہی طرح شائع ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن غلطی سے چار قسطوں کی صورت میں شائع ہوا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تقریر کی تیسری قسط شائع کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

جماعت احمدیہ کی خواتین سے خطاب

فرمایا

دوسری چیز

جس کی طرف میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں وہ پردہ ہے۔ پرانے زمانہ میں پردہ کو اتنی بھیانک صورت دے دی گئی تھی۔ کہ وہ ایک اچھا خاصہ قیدخانہ تھا پردہ نہیں تھا۔ حالانکہ اسلامی تاریخ میں اس قسم کے پردے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ نہ تو اسلامی تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتی تھیں۔ نہ اسلامی تاریخ سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ وہ کسی مرد سے کسی صورت میں بھی کلام نہیں کرتی تھیں۔ نہ اسلامی تاریخ سے یہ ثبوت ملتا ہے۔ کہ وہ اپنے مونہہ کو اس طرح نہ کرتی تھیں کہ ان کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا تھا۔ لیکن پردہ پھر بھی تھا۔ مگر آج کل

اس کا ردِ عمل

ایسا ہوا ہے۔ اور پردہ کی شکل کو ایسا بدل دیا گیا ہے کہ پتہ ہی نہیں لگتا۔ کہ ہم پردہ کس چیز کا نام رکھیں۔ مسلمان عورتیں پارٹیوں میں بھی شامل ہوتی ہیں۔ گانے بھی گاتی ہیں۔ مردوں کے ساتھ مصافحے بھی کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ خوب باتیں بھی کرتی ہیں۔ ان کے سٹیجوں پر جا کے تقریریں بھی کرتی ہیں۔ ان کے ساتھ ملکر کام کرتی ہیں۔ اور پھر کہا یہ جاتا ہے کہ

یہ اسلامی پردہ ہے

یہ اسلامی پردہ ہے تو غیر اسلامی پردہ کونسا ہوتا ہے۔ آیا غیر مسلم عورتیں ننگی پھرا کرتی ہیں۔ جس حد تک آجکل ہماری وہ عورتیں جو باہر جاتی ہیں لباس پہنتی ہیں۔ وہی یورپین عورتیں بھی پہنتی ہیں جس حد تک یہ سوسائٹی میں شامل ہوتی ہیں۔ اسی حد تک عیسائی عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ پھر پردہ کونسا ہوا۔ آخر ایک لفظ کا تو قرآن سے پتہ لگتا ہے۔ اور اسکے کوئی معنے ہوں گے

وہ کیا معنے ہیں؟

جو بھی اسکے وہ معنے کرتے ہیں۔ آیا اس پردہ عمل کرتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر اور نہیں تو چلو اتنا ہی عمل کرنا شروع کردو۔ پھر آگے چل پڑیں گے خلاً یورپ میں جو عورتیں ہمارے ذریعہ سے مسلمان ہوتی ہیں یا امریکہ میں ہوتی ہیں یا انڈونیشیا میں ہوتی ہیں (انڈونیشیا والے گو مسلمان ہیں۔ لیکن ان کے ہاں بھی پردہ ایسا ہی ہے جیسے یورپ اور امریکہ میں) تو ان سے ہم یہ نہیں کہتے کہ تم فوراً پردہ شروع کردو۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ان کو فلاں فلاں

بے پردگی کی عادت

پڑی ہوئی ہے۔ ان کے مکان ایسے بنے ہوئے ہیں۔ کہ اگر ان میں وہ پردہ کریں تو بیمار پڑ جائیں اور پھر ان کی سوسائٹی کی حالت اس قسم کی ہے۔ کہ اگر وہ اس قسم کا پردہ کریں۔ تو انہیں فاقے آنے شروع ہو جائیں۔ جیسے ہمارا زمیندار ہوتا ہے۔ اس کی بیوی جب تک کھیت میں جا کر کام نہیں کرتی۔ اس کی زمینداری چلتی نہیں۔ ہم اس کو کبھی نہیں کہتے۔ کہ تو شہری عورتوں والا پردہ کر یا دوسری پڑھی لکھی عورتوں یا گھر کی کھاتی پیتی عورتوں والا پردہ کر۔ اسی طرح اگر وہ بھی اپنی ضرورتوں کے مطابق کوئی ہیں تو کرلیں۔ لیکن ہم انکو یہ سمجھاتے بھی رہتے ہیں کہ دیکھو اس اس حد تک تم پردہ کرنا شروع کرو۔ لیکن

یہ بھی یاد رکھو

کہ پردہ اس سے زیادہ ہے۔ خلاً یورپ اور امریکہ میں ہم یہ کہتے ہیں کہ مسلمان عورت اپنا گلا ڈھانک لیا کرے۔ اسی طرح اپنا سر ڈھانک لیا کرے۔ لیکن ساتھ ہی ہم انہیں یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ پردہ اس سے زیادہ ہے

. . . .

. . . لیکن تمہارے حالات میں سردست اس سے زیادہ ہم نہیں چاہتے۔ جب آہستہ آہستہ تمہاری تعداد میں زیادتی ہوتی جائیگی اور غیر اقوام کا دباؤ تمہارے حق میں پیدا ہوتا

شروع ہو جائے گا۔ تو اس وقت ہم تم سے یہ خواہش کریں گے۔ کہ اپنے پردے کو بڑھاؤ اور آہستہ آہستہ اس پردے تک پہنچ جاؤ۔ جس کا

اسلام تم سے تقاضہ کرتا ہے

اسی پردے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے (بد انتظامی ہو تو اور بات ہے) ہم نے عورتوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیمیں قادیان میں بھی دلوادی تھیں۔ اور یہاں بھی دلوادی ہیں۔ خود میری ایک بیوی ایم۔ اے ہے دوسری بی۔ اے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایک میری لڑکی سیکنڈ ایر میں پڑھ رہی ہے۔ عورتیں

سکول اور کالج

میں پڑھاتی ہیں۔ اور اگر مرد پڑھانے کے لئے آتے ہیں۔ تو پس پردہ بیٹھ کے پڑھا دیتے ہیں۔ مجھ سے کئی لوگوں نے جب بات کی۔ اور ان کو بتایا گیا۔ کہ ہمارے ہاں اس حد تک کی تعلیم ہے۔ تو وہ حیران ہو جاتے ہیں۔ زیادہ تر اعتراض ان کا یہی ہوتا ہے۔ کہ پردہ کرنے سے عورتوں کی صحتیں خراب ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی تعلیم اچھی نہیں ہوتی۔ جب ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں

عورتوں کی تعلیم

بھی ہو رہی ہے۔ اور صحتیں بھی ان کی خراب نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہیں تو ان کے لئے یہ بات بڑی حیرت کا موجب ہوتی ہے۔ بہرحال پردہ ایک اسلامی حکم ہے۔ اور اس کو تم نے پورا کرنا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ امریکہ اور انگلستان اور جرمنی اور فرانس والے لوگ خدا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکموں کو پورا کریں گے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عیسائیت نے نہیں کرنی۔ پوپ نے نہیں کرنی آرچ بشپ آف کنٹربری نے نہیں کرنی مسلمان نے کرنی ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم ایک دن میں اس میں تغیر پیدا کرلو۔ لیکن ہم یہ ضرور چاہتے

ہیں کہ تم

نئی رسمیں نہ جاری کرو

جو پہلے بھی پردہ نہیں کرتی تھیں۔ ان کو ہم آہستہ آہستہ ادھر لائیں گے۔ مگر جو پردہ کرتی تھیں وجہ کیا ہے کہ وہ ایک دن میں پردہ سے باہر نکل آتی ہیں۔ ابھی دو مہینے کی بات ہوتی ہے کہ وہ عورت بڑا پردہ کرتی ہے۔ اس کی صحت بھی ٹھیک ہوتی ہے۔ اس کا سانس بھی کبھی نہیں رکا۔ دم بھی نہیں گھٹا۔ دمہ کا دورہ بھی نہیں ہوا۔ مگر دو مہینے کے بعد وہی باتیں طوطے کی طرح دھرانا شروع کر دیتی ہے کہ اس سے صحت خراب ہوتی ہے۔ اس میں یہ ہوتا ہے اس میں وہ ہوتا ہے۔ تیری ماں کی صحت خراب نہیں ہوئی۔ تیری بہن کی نہیں ہوئی۔ تیری خالہ کی نہیں ہوئی۔ تیری پھوپھی کی نہیں ہوئی۔ اب تک تیری نہیں ہوئی تھی۔ آج یک دم کیوں خراب ہونے لگ گئی ہے۔ صرف اس لئے کہ اب تجھے ایسا آزاد خاوند مل گیا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ کہ تو بھی آزاد پھرے۔

پس جو پہلے سے بے پردہ پھرتی ہیں ان کو تو بے شک رد کنے میں دقت چاہیئے۔ اور

حکمت اور سہولت اور نرمی کے ساتھ

ہر ایک کام ہونا چاہیئے۔ مگر جو اسلام قرآن کو مانتے ہوئے پردہ چھوڑتی ہیں ان سے ہم پہلا مطالبہ یہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی عزت رکھنا تمہارے اختیار میں ہے۔ تمہیں پردہ میں جو دقتیں اور مشکلات نظر آتی ہیں۔ یا

اسلامی اصول کے خلاف

باتیں دکھائی دیتی ہیں۔ ان کے متعلق گفتگو کرو۔ بحثیں کرو۔ اور ایک نتیجہ پر پہنچ کر جو تبدیلی لوگوں نے پیدا کرنی ہو

ان کو دور کرو۔ یہ بے شک تمہارا حق ہے۔ اور تمہیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک دفعہ امرتسر یا لاہور کے سٹیشن پر پھر رہے تھے۔ اور حضرت ام المومنین رضؓ کو ساتھ لیا ہوا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ احمدیت سے پہلے وہابی تھے۔ پھر نیچری خیال کے ہوئے۔ سر سید کے بہت معتقد ہو گئے تھے۔ پھر احمدی تو ہوئے۔ مگر ان کی طبیعت پر پرانے خیالات کا اثر زیادہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہاں ٹہلتے ہوئے دیکھ کر انہیں خیال آیا۔ کہ اب خبر نہیں کیا ہو جائے گا۔ لوگ اعتراض کریں گے۔ اس زمانہ میں تو عورت کا باہر برقع میں نکلنا بھی عیب سمجھا جاتا تھا۔ کجا یہ کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ ٹہل رہی ہو۔ چنانچہ وہ گھبرائے ہوئے

حضرت خلیفہ اول رضؓ

کے پاس گئے۔ مجھے حضرت خلیفہ اول رضؓ نے یہ واقعہ خود سنایا تھا۔ کہنے لگے۔ مولوی عبدالکریم صاحب میرے پاس آئے اور آ کے کہا۔ کہ کتنا ظلم ہو گیا ہے۔ اب کل دیکھئے سارے اخباروں میں شور پڑا ہوا ہوگا۔ میں نے کہا کیا ظلم ہو گیا ہے۔ کہنے لگے دیکھئے مرزا صاحبؑ کو تو پتہ ہی نہیں۔ وہ تو اپنے خیال میں محو رہتے ہیں۔ کوئی مسئلہ ہی سوچ رہے ہوں گے۔ یا کسی اور طرف متوجہ ہوں گے۔ اور دیکھئے ساتھ ساتھ بیوی صاحبہ کو لے کر ٹہل رہے ہیں۔ اب کیا ہو جائیگا۔ انہوں نے کہا پھر آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ کہنے لگے آپ جائیے اور جا کر ان کو سمجھائیے۔ کہ حضور کیا کر رہے ہیں۔ کل کو تمام دنیا میں شور پڑ جائیگا۔ کہنے لگے میں نے کہا۔ مولوی صاحب میں تو کہتا نہیں۔ اور نہ مجھ میں جرأت ہے۔ اور اگر کہہ لیں گے۔ تو آگے کونسی لوگوں نے ہماری عزت باقی رکھی ہوئی ہے۔ اور پھر اس میں حرج کیا ہے۔ اس پر وہ بڑے

جوش میں آ گئے

اور کہنے لگے آپ کو یہ خیال ہی نہیں ہے۔ کہ کس طرح جماعت کی بدنامی ہوگی۔ اور پھر آپ غصہ سے گئے اور جا کر حضرت صاحب سے کچھ کہا۔ آپ فرماتے تھے۔ جب مولوی صاحب لوٹے۔ تو میں نے شکل دیکھ کے سمجھا کہ کوئی اچھی بڑی جھاڑ پڑی ہے۔ سر جھکایا ہوا تھا۔ اور خاموش چلے آ رہے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کے کہا۔ کہ مولوی صاحب کہہ آئے کہنے لگے "ہاں کہہ آئے" میں نے کہا پھر مرزا صاحبؑ نے کیا جواب دیا (آپ فرماتے تھے میں دیکھ رہا تھا۔ کہ جب انہوں نے بات کی۔ تو حضرت صاحب کھڑے ہو گئے۔ حضرت صاحب کی عادت تھی۔ کہ جس وقت کوئی بات قابل اعتراض یا قابل تشریح ہوتی تھی۔ تو کھڑے کھڑے زمین پر اپنی سوٹی رکھ کے اسے رگڑتے تھے جیسے آپ کو سوٹی رگڑتے

ہوئے دیکھا تھا۔ جس سے میں سمجھ گیا۔ کہ حضرت صاحبؑ نے جوش میں کوئی بات کی ہے۔ بہر حال جب میں نے پوچھا کہ کیا ہوا) کہنے لگے۔ جب میں نے کہا۔ تو مرزا صاحب نے میری طرف مڑ کے دیکھا۔ اور کہا۔ مولوی صاحب مخالف کیا لکھیں گے۔ کیا یہ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کو جبکہ وہ برقعہ میں تھی۔ لے کر ٹہل رہے تھے۔ بس یہ کہہ کر آگے چل دیئے۔ آپ نے کہا۔ میں بھی آپ کو کہہ رہا تھا۔ کہ آخر ہوا کیا۔ خاوند اپنی بیوی کو جو پردہ میں ہے لے کر ٹہل رہا ہے۔ اس میں قابل اعتراض بات کونسی ہے۔ تو کئی چیزیں ایسی تھیں۔ جن کو لوگوں نے بالکل تمسخر بنایا ہوا تھا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دلی میں دیکھا ہے۔ کہ اردگرد پردہ کر کے ڈولی آئی۔ پھر ڈولی کے گرد پردہ کیا۔ اور پھر عورت کو اندر بٹھایا۔ یہ ساری باتیں لغو ہیں۔ لیکن اس کا رد عمل یہ تو نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ تم اپنے باپ دادا کی سزا خدا کو دینا شروع کر دو۔ تمہارے باپ دادوں نے تم پر ظلم کئے۔ تمہارے باپ دادوں نے تم کو قید کیا۔ تمہارے باپ دادوں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا۔ جو جانوروں سے بھی بدتر تھی۔ تمہیں چڑیاخانو میں رکھا۔ لیکن کیا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ تم خدا کے حکم کو رد کر دو گی۔

یہ تو بالکل وہی بات ہے

جیسے کہتے ہیں کہ کوئی نمبردار کسی جلاہے کا برتن مانگ کر لے گیا۔ اور پھر اس نے وقت پر اس کو واپس نہ کیا کچھ مدت انتظار کرنے کے بعد جلاہا نمبردار کے گھر گیا۔ تاکہ اپنا برتن واپس لے۔ وہ گیا تو اتفاقاً اسی کے برتن میں (وہ کٹورہ تھا جسے پنجابی میں چھنا کہتے ہیں) وہ سالن ڈال کے کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کو اور آگ لگ گئی۔ پہلے تو اسے یہی غصہ تھا۔ کہ اتنی دیر ہو گئی۔ اس نے برتن واپس نہیں کیا۔ اب اس برتن میں اسے سالن کھاتے دیکھ کر اسے اور غصہ چڑھا۔ اور کہنے لگا۔ "اچھا نمبردار یہی سہی۔ تو مجھ سے کٹورا مانگ کر لایا تھا۔ اور واپس نہ کیا۔ بلکہ اس میں سالن ڈال کر کھا رہا ہے۔ اب میرا بھی نام بدل دینا اگر میں تم سے برتن مانگ کر نہ لے جاؤں اور اس میں غلاظت ڈال کر نہ کھاؤں۔" اپنی طرف سے اس نے سمجھا۔ کہ میں نے اس کو سزا دی ہے۔ مگر اصل سزا خود اپنے نفس کو دی تھی۔ اسی طرح اگر تم بھی کرتے ہو۔ تو یہ

حماقت کی بات

ہے۔ تم نے اپنے باپ دادوں کو جو سزا دینی ہے، دے لو۔ خدا تعالےٰ کو کیوں سزا دینا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو حکم بھی دیا ہے۔ خیر والا دیا ہے۔ بہتری والا دیا ہے۔ اور اس کے نتائج یقیناً

بڑے بابرکت

ہیں۔ لیکن جو تمہیں تمہارے باپ دادا نے دکھ دیا تھا۔ اسی کی جگہ پر تم یہ کر رہی ہو۔ کہ تم نے خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنا شروع کر دیا ہے

مردوں کی ذمہ داریاں

فرمایا:۔ میں اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ ان

مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں

جو فوجی ہیں۔ فوجیوں میں سے پچاس فی صدی افسر ایسے ہیں۔ جن کی بیویوں نے پردہ چھوڑ رکھا ہے۔ اور جب ان کی بیویوں کو سمجھایا جائے۔ تو کہتی ہیں کیا کریں۔ ہمارے خاوند کہتے ہیں۔ کہ اس کے بغیر ترقی نہیں ہوتی۔ جب تک تم مجلسوں میں نہیں آؤ گی۔ دعوتوں میں نہیں آؤ گی۔ ہمارے افسر ہمارے متعلق سمجھیں گے۔ کہ یہ کوئی اچھا مہذب افسر نہیں ہے۔ اور اس کی وجہ سے وہ ہم کو اعلیٰ ترقی نہیں دیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک حد تک ایسا ہوتا بھی ہے۔ گو یہ بہت زیادہ مبالغہ ہے۔

میرے ایک عزیز

جو فوت ہو گئے ہیں۔ ریلوے کی تعلیم پا کر انگلینڈ سے آئے۔ تو میں نے ان کے لئے کوشش کی۔ کہ وہ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اتفاق ایسا ہوا۔ کہ ان کی نظر میں کچھ نقص نکلا جس کی وجہ سے گورنمنٹ ریلوے میں وہ نہیں آ سکے۔ پھر ایک انگریز افسر جو بڑے عہدہ پر تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر کہ یہ ولایت سے پڑھ کے آیا ہے۔ اس کو نقصان پہنچا ہے۔ وعدہ کیا۔ کہ میں بنگال ریلوے میں جو اس وقت تک گورنمنٹ نے ابھی خریدی نہیں تھی۔ اسے ملازم کروا دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے سفارش لکھ کے بھیجی۔ کہ اس کو وہاں نوکر رکھ لیا جائے یہ وہاں گئے۔ اور پھر واپس آ گئے میں نے پوچھا کیا ملازم ہو گئے۔ تو وہ کہنے لگے۔ نہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔ وہاں جو دو افسر انٹرویو کے لئے بیٹھے تھے۔ انہوں نے جاتے ہی مجھ سے یہ سوال کیا۔ کہ

تمہاری بیوی پردہ کرتی ہے

میں نے کہا۔ میری تو شادی ہی نہیں ہوئی۔ اور اگر ہوتی بھی تو میں اس سے پردہ کراتا۔ میں نے کہا۔ تمہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اتنا کہہ دیتے کہ میری شادی نہیں ہوئی۔ کہنے لگے اس کے بعد امرتسر کا ایک اور شخص پیش ہوا۔ وہ ایک بڑا افسر ہو کے غالباً (ابھی ریٹائر ہوا ہے) اور ہنستا ہوا واپس آیا۔ کہنے لگا دیکھو تم نے یہ بیوقوفی کی تھی۔ میری بھی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ لیکن جب انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا۔ تو میں نے کہا ہاں صاحب۔ میری بیوی ہے۔ اور وہ ٹینس کلب میں جا کے کھیلتی ہے۔ اور ناچتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو فوراً رکھ لیا۔ اور ان کو رد کر دیا۔ میں نے کہا تمہاری تو بیوی ہی کوئی نہیں تم نے یہ کیا کیا۔ وہ کہنے لگا نہیں ہے تو کیا ہوا۔ مجھے یہ تو حکم نہیں دے سکتے۔ کہ نوکری کے بعد اپنی بیوی کو ضرور بلاؤ۔ اور جب میری شادی ہو جائیگی۔ تو میں نے اس سے پردہ کروانا ہی نہیں۔

یہ شکایات زیادہ تر

فوجی افسروں کے متعلق

ہیں۔ ایک دن ایک عورت آتی ہے۔ یا اس کے رشتہ دار آتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ خوب پردہ کرتی ہے۔ اور پھر دو مہینے کے بعد وہی بے پردہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو ہم نے ایسا دیکھا ہے۔ کہ شادی کے بعد دس دس پندرہ پندرہ سال فوج میں گذارے ہیں۔ اور پردہ ہوا ہے۔ لیکن جب ترقی کا سوال آیا۔ کہ شاید اب کرنیلی کے اوپر بریگیڈیر ہو جائیں۔ تو پردہ چھوڑ دیا۔ گویا وہ بیوی کی بھیک سے بریگیڈیر بننا چاہتے ہیں۔ اسی طرح اور کئی چیزیں ہیں۔ میں مثال نہیں دیتا۔ ورنہ ان لوگوں کے نام ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پکڑے جاتے ہیں۔ بہر حال ایسی ایسی باتیں دیکھی گئی ہیں۔ جو حیرت انگیز ہیں۔ اگر تو کوئی شخص یہی کہتا۔ کہ چلو میں ان باتوں کو نہیں مانتا۔ تو اس میں بھی کم سے کم کچھ وقار تو ہوتا ہے۔ مگر بیوی کو ان کی جھولی میں ڈال کر یا اپنی بھیک کے ٹھیکرے میں بیوی ڈال کر اپنی ترقی لینی یا اپنی عزت لینی بہت ہی

چھچھوری اور ذلیل بات ہے

یہ چیز ہے جس کی طرف میں خصوصیت کے ساتھ عورتوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مردوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ذرا ہمت کریں جن کو ترقیاں نہیں ملتیں ان کو پھر بھی نہیں ملتیں۔ آخر کیا سارے کرنیل جرنیل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے میجر جنرل۔ لیفٹیننٹ جنرل ہو گئے ہیں۔ کیا سارے لیفٹیننٹ جنرل فل جنرل ہو گئے ہیں۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو۔ کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم فل جرنیل نہیں ہوئے۔ تم یہ کیوں خیال کرتے ہو۔ کہ تمہاری بیوی کے پردے کی وجہ سے تم لیفٹیننٹ جنرل نہیں ہوئے۔

تم یہ کیوں خیال کرتے ہو

کہ تم بریگیڈیر سے میجر جنرل صرف پردہ کی وجہ سے نہیں ہوئے۔ کہنے والے تمہیں دھوکا دینے کے لئے بیسیوں باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اسی طرح کوئی یہ بھی کہہ دیتا ہوگا کہ جناب آپ کی بیوی چونکہ پردہ کرتی ہے۔ اس لئے آپ کی طرف افسروں کی توجہ نہیں

لیکن یہ

یاد رکھو

کہ ایسے معاملات کے ساتھ کچھ

وقار کی حس

بھی وابستہ ہوتی ہے۔ اگر تم کسی کے اندر یہ عیب دیکھو۔ تو اسے بڑی محبت اور ہوشیاری کے ساتھ سمجھاؤ۔ بیوقوفی سے

مت سمجھاؤ کیونکہ یہ نقص تبھی پیدا ہوتا ہے جب وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی بڑا عہدہ ملے اور اس وجہ سے انہوں نے پہلے سے ہی اپنا ایک بڑا مقام تا ثم کیا ہوا ہوتا ہے .... اور جس نے پہلے سے اپنا بڑا مقام کیا ہوا ہو اگر اس کو ذرا سی ٹھیس لگے تو وہ یقیناً گر جائے گا۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

اپنے ایک داماد کا جو اہلحدیث تھے ایک واقعہ سنایا کرتے تھے۔ کہنے لگے انہیں اس بات کا بڑا جوش رہتا تھا کہ ذرا کسی کی غلطی دیکھی تو کھڑے ہو گئے اور اسے کہنا شروع کر دیا کہ تم جہنمی ہو، تم کافر ہو۔ تم مرتد ہو۔ وہ ایک دفعہ مجلس میں آئے ہوئے تھے کہ ایک زمیندار رئیس جو ہمارا دوست تھا اور غیر احمدی تھا ہم سے ملنے کے لئے آگیا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سرگودھا کی طرف کے تھے اور یہاں جتنے بڑے زمیندار ہوتے ہیں وہ لمبی لمبی تہبندیں باندھتے ہیں جو زمین کے ساتھ گھسٹتی چلی جاتی ہیں اور وہ اسے ایک

فخر کی چیز سمجھتے ہیں

جیسے انگریزوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان کی کرینہ بڑی صاف ہے ان کے ہاں یہ ہوتا ہے کہ تہبند زمین پر لٹکے اور وہ جھاڑو دیتا چلا جائے جیسے ملکہ الزبتھ اول کی گاؤن ہوا کرتی تھی۔ اگر ایسا ہو تو اس کو وہ بڑی عزت کی چیز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنا رعب جمانے کے لئے مجلس میں آرہا تھا اور اس کی تہبند زمین پر لگی ہوئی تھی۔ ادھر یہ وہابی صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور مسواک انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے مسواک لی اور اس کے پیر پر مار کر کہنے لگے "یہ جہنم میں جائے گا"۔ کہنے لگے وہ اچھا بھلا مسلمان تھا لیکن چونکہ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اپنے آپ کو علاقہ کا رئیس سمجھتا تھا۔ جب اس نے کہا "جہنم میں جائے گا" تو بڑی گندی گالی دے کر کہنے لگا "تجھے کس نے بتایا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ میں کوئی مسلمان نہیں"۔ گویا جھٹ اس نے چھلانگ مار کر

اسلام سے ہی انکار کر دیا

تو پیار اور محبت کے ساتھ ان باتوں کا ازالہ کرو سختی کے ساتھ نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم سختی کرو گے تو پھر اسلام کے ساتھ جو کچھ بھی ان کی وابستگی اس وقت باقی ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں اصل نہیں ہیں۔ جڑ تو ہے محبت الٰہی۔ جڑ تو ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ جب یہ چیزیں قائم ہو جائیں گی تو باقی چیزیں آہستہ آہستہ آپ ہی آجائیں گی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ کم سے کم مِٹی ان کی یہ ہے کہ وہ کہیں۔ کہ ہم پردہ تو نہیں کرتے لیکن

اسلام کا حکم یہی ہے

کہ پردہ کیا جائے۔ مثلاً ہم نے یورپ اور امریکہ کی نو مسلم عورتوں کو یہی تعلیم دینی شروع کی ہے کہ تم اتنا گلا ڈھانک لیا کرو۔ سر ڈھانک لیا کرو اور ایک تم ہم سے وعدہ کر لو کہ جب کہیں پردے کا ذکر ہو تو تم یہ کہو کہ حکم تو یہی ہے پر میں کر نہیں سکتی۔ اس سے کم سے کم تمہاری اولاد میں احساس پیدا ہو گا کہ ہم اور زیادہ کر لیں۔ یہاں ہمارے

انڈونیشیا کے دوست

بیٹھے ہیں آج وہاں کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ ان میں پردہ بالکل نہیں۔ اور یہ بات ہمارے لئے بعض دفعہ بڑی عجیب ہو جاتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے شاید یہ نئی چیز ایجاد کی ہے۔ حالانکہ ان میں نسلاً بعد نسلٍ کبھی پردہ تھا ہی نہیں۔ کوئی شخص ہمارے مبلغ کا مخالف تھا اس نے کیا کیا ایک تصویر مجھے بھجوا دی کہ آپ کے مبلغ یہ کام کرتے ہیں۔ اس میں ہمارے مبلغ صاحب بیٹھے ہوئے بالکل یوں معلوم ہوتے تھے جیسے کرشن جی بیٹھے ہیں۔ اور دگرد ساری عورتیں بے پردہ کھڑی تھیں۔ کوئی ادھر۔ کوئی درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ کوئی دریا میں کودی ہوئی ہے۔ میں اس بات کو جانتا تھا کہ وہاں تو پردہ ہی نہیں۔ چنانچہ میں نے اسکو لکھا کہ اس کا کیا قصور ہے۔ جب یہ مبلغ پیدا بھی نہیں ہوا تھا تب سے وہاں کی عورتیں یہ کام کر رہی ہیں اس میں اس مبلغ کا کیا قصور ہے۔

واقعہ یہ ہے

کہ ان میں بالکل یورپ کی طرح رواج ہے اور خواہ ہمارا مبلغ ہو یا کوئی ہو وہ ہر ایک کے سامنے اسی طرح کرتی ہیں۔ اب بعض عورتیں وہاں ایسی ہیں جو پردہ کرتی ہیں۔ مثلاً میری بہو گئی ہے۔ حافظ قدرت اللہ کی بیوی گئی ہے یہ دونوں پردہ کرتی ہیں۔ پیچھے ان کے رئیس المبلغین یہاں آئے تھے اور ان کی بیوی بے پردہ تھی۔ انہوں نے کہا وہاں کوئی پردہ کرتا ہی نہیں۔ لیکن یہاں کی عورتوں کو دیکھ کر اب وہاں برقع شروع ہو گیا ہے اور چند عورتوں نے پہنا ہے لیکن

یہ ان کی مرضی پر ہے

ہم ان پر سختی نہیں کرتے۔ یہاں سقاہ صاحب کی بیوی نے برقع بنوا لیا۔ تو کہنے لگی کہ میں برقع پہن کر جاؤں گی تو سہی پر وہاں مجھے بڑی شرم محسوس ہو گی۔ یعنی جس طرح یہاں کی عورتوں کو برقع اتارنے میں شرم محسوس ہوتی ہے وہاں کی عورتوں کو پہننے میں محسوس ہوتی ہے۔ اس سے بھی تم سمجھ لو کہ تمہارا ان کو سمجھانا کتنا مشکل کام ہے (باقی)

وزیر اعظم سیلون کی خدمت میں قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) کا تحفہ

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خانصاحب نے وزیر اعظم سیلون سرجان کوٹلہ والہ کی خدمت میں ۱۱ فروری کو قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ جو حال ہی میں جماعت کی طرف سے شائع ہوا ہے پیش کیا۔ مکرم امام صاحب نے اس ترجمہ کا ایک نسخہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ انگلستان قیام امن کے سلسلے میں آں موصوف کی مساعی کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ہمارے سیلونی احمدی بھائیوں کو وہاں مذہبی آزادی حاصل ہے اس کے شکریہ کے طور پر آپ کی خدمت میں وہ ہدیہ پیش کرتی ہے جو ہمیں اپنے جان و دل سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

قرآن مجید کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم اس کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھتے ہیں جو انسان کی مکمل ہدایت کا حامل ہے۔ اور جس کی عالمگیر تعلیم ہی دنیا میں حقیقی امن قائم کر سکتی ہے۔

اسلامی تعلیم کو مختصر طور پر پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اسلام کی بنیاد امن عامہ اور اخوت بنی نوع انسان پر ہے۔ اس نے جہاں حکومت وقت کی اطاعت کو لازم قرار دیا ہے وہاں تمام مذاہب کا اپنی ابتدائی حالت میں من عند اللہ ہونا بھی تسلیم کیا ہے۔ اور اسی بناء پر ہم حضرت بدھؑ کو خدا تعالےٰ کا فرستادہ تسلیم کرتے ہیں۔

وزیر اعظم موصوف نے نہایت توجہ سے اسلامی تعلیم کو سنا اور اس کی اس خوبی کا اعتراف کیا۔

قرآن مجید کا ہدیہ قبول کرتے وقت آپ نے سورہ فاتحہ کا ترجمہ بلند آواز سے پڑھا۔ اور بعد ازاں اس تحفہ کی پیشکش پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا فرمایا۔

پیشکش کی تقریب مکمل ہونے کے بعد صاحب موصوف نے احمدیہ وفد کو چائے پیش فرمائی۔ اس دوران میں آپ اسلام۔ بدھ مذہب اور عیسائیت پر تبادلہ خیالات فرماتے رہے

سیلون کے ہائی کمشنر نے مکرم امام صاحب کی دعوت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عید کے موقعہ پر مشن ہاؤس میں تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ پیشکش کی تقریب کا فوٹو لنڈن کے مشہور روزنامہ "ٹیلیگراف" میں شائع ہوا۔

مکرم امام مسجد لنڈن کے علاوہ وفد میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل تھے۔ (۱) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام جو اپنے عرصہ قیام کی تکمیل کے بعد اب پاکستان واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ (۲) مکرم عبد العزیز صاحب (۳) مسٹر بشیر الدین پلیزنس (Mr. B. A. Pleasance) (۴) سید محمود احمد صاحب ناصر۔

مکرم راڈین ہدایت صاحب کی سنگاپور میں آمد اور روانگی

مکرم راڈین ہدایت صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا جو ۸ فروری کو ۲ بجے بعد دوپہر جاکرتا جاتے ہوئے سنگاپور میں اترے۔ آج تین بجے بعد دوپہر مولانا محمد صادق صاحب فاضل اور احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز انڈونیشیا کے لئے روانہ ہو گئے۔

آپ کی آمد کی اخبارات کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ چنانچہ ملک کے کثیر الاشاعت والے دو اخبارون کے نمائندگان نے آپ کے انٹرویو اور فوٹو لئے۔ سنگاپور میں اس قلیل عرصہ میں آپ نے دو دفعہ احباب سے خطاب کیا۔ اور قادیان اور ربوہ کے ایمان افروز حالات سنا کر دیار حبیب کی زیارت کا شوق دلوں میں پیدا کیا۔

ربوہ سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے لئے موصوف کے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر تبرکاً ارسال فرمائی ہے۔ ہمارے انڈونیشین بھائیوں کی یہ خوش قسمتی باعث رشک ہے۔ اللہ تعالےٰ اس نعمت عظمےٰ کی کماحقہٗ قدر کی انہیں توفیق بخشے۔ اور برادرم راڈین ہدایت صاحب کو زیادہ سے زیادہ خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

قریشی فیروز محی الدین مبلغ سنگاپور

درخواستہائے دعاء

(۱) میری ہمشیرہ زوجہ امۃ الکافی عرصہ تین روز سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عبد اللطیف مولوی فاضل ربوہ

(۲) عزیزم محمد ارشاد بشیر متعلم جامعہ احمدیہ امسال مولوی فاضل کا امتحان دینے والا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز نصرت ہائی سکول ربوہ کی طالبات کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار محمد ابراہیم پولیس ڈیرہ غازی خان

(۳) میری بچی عزیزہ طاہرہ کرکٹ ایم بی بی ایس سیکنڈ ائیر۔ عزیزہ بشریٰ کرک میٹرک کا۔ ہمشیرہ کرک نویں کلاس کا اور دیگر عزیزان مختلف کلاسوں کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بیگم عبد الغفور خان کرک لاہور)

(۴) میری دونوں بچیاں اور ایک لڑکا عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ (۴) انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ

(۵) خاکسار امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت (خصوصاً بزرگان سلسلہ) سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

عبد الرشید طارق گنج مغلپورہ لاہور

(۶) راقم منشی فاضل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اور میرا چھوٹا بھائی عبد الغنی میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ملک مبارک احمد ٹیکنیکل سپرنٹنڈنٹ [illegible] راولپنڈی

خالد کا شاندار خلافت نمبر

یکم مارچ ۱۹۶۶ء کی صبح کو نہایت آب و تاب سے منظر عام پر آ رہا ہے

ادارہ خالد کی تازہ پیش کش۔

جس کے ایک ایک صفحہ کا مطالعہ دامن خلافت سے وابستہ ہے۔ ہر احمدی کو • علم • عمل اور • عرفان کی جدید اور نئی منزلوں کی طرف راہنمائی کرنے کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ

اس بلند پایہ علمی اور ادبی شمارہ کے مندرجات کی ایک جھلک:-

حضرت امیر المومنین کا درد انگیز پیغام۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد خلافت کی اکیاونویں سالگرہ

ارض و سماء کے خالق اور حاکم اعلیٰ کا فرمان شاہی۔

سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حیرت انگیز پیشگوئی۔

خدا تعالیٰ کی ازلی سنت

سلسلہ احمدیہ میں دور خلافت کا آغاز

خلافت ثانیہ کے قیام کا ایمان افروز نظارہ

تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین کا پہلا خطاب عام

خلافت (نظم)

حلقہ آرائے خلافت وہی محمود ہے آج (نظم)

ایام اللہ میں سے ایک تاریخی دن

فضل عمر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور میں (نظم)

آسمانی خلافت کے پانچ ستارے

ظلمت نصیب دل کے سہارے ہیں۔ آپ ہی (نظم)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی حیات طیبہ پر ایک نظر

ہمارا آقا بیگانوں اور اپنوں کی نظر میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انقلاب انگیز لٹریچر

ایک انسان کی محنت ۔ ہمت اور نصرت (نظم)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات

علامات خلافت

نقشہ عالم پر تبلیغ اسلام کی حیرت انگیز مہم کا سرسری جائزہ

عزل خلفاء

حضرت امیر المومنین کے وہ مایہ ناز شاگرد

خوش قسمت ۔ بد قسمت (بچوں کا صفحہ)

انیس سالہ نوجوان

نوٹ:- یہ نمبر نہایت محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ آج ہی اپنا آرڈر بک کرا لیجئے۔

ضخامت ۴۴ صفحات قیمت صرف ۶۰ / چھ آنہ

(منیجر رسالہ خالد)

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے بارہ میں جملہ قائدین کرام کے لئے

ایک ضروری اعلان

گذشتہ دنوں الفضل میں اعلانات کے ذریعہ جملہ قائدین کرام کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ کہ امسال شوریٰ اور مجلس عاملہ مرکزیہ نے ربوہ رونگ کلب کو ترقی دینے اور شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کی سالانہ سکیم (جس میں مرکزی طور پر ٹورنامنٹوں کا انعقاد بھی شامل ہے) کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اٹھ ہزار روپیہ بطور عطیہ جمع کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اس مقصد کے لئے شعبہ ہذا کی طرف سے جلسہ سالانہ پر عطیہ بکیں چھپوائی گئی تھیں۔ بعض مجالس نے جلسہ کے ایام میں ہی اپنے نمائندگان کے ذریعہ اس سلسلہ میں اچھی خاصی مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور کچھ کتابیں ان نمائندگان کے ذریعہ مجالس میں منگوا لیں۔ اور بعض مجالس کے عہدیداران نے خطوط لکھکر یہ کتابیں منگوائیں۔ چنانچہ اسی بناء پر جملہ قائدین کرام سے بذریعہ اعلانات خواہش کی گئی کہ وہ خود بخود اس کار خیر کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ مگر افسوس ہے کہ ان اعلانات کے نتیجہ میں سوائے ملتان شہر کی مجلس کے کسی دوسری مجلس کو اس طرف توجہ دینے کی توفیق نہیں ملی۔ لہذا اب پھر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس غرض کے لئے اس یقین اور بھروسہ کے ساتھ ہاتھ بڑھائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ حضرات کی اس میں مدد فرمائیگا نیز بعض قائدین کرام کی خدمت میں یہ عطیہ بکیں مرکز کی طرف سے فردی طور پر بھجوائی جا رہی ہیں۔ لہذا ان سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ رسید گی کی تاریخ سے لے کر ایک ماہ کے اندر اندر یہ کتابیں ختم کر کے جمع شدہ رقوم اور ختم شدہ کتابیں مرکز میں بھجوانے کی بھی سعی فرمائیں گے

(مہتمم ذہانت و صحت جسمانی)

آمد مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

نوٹ:- یہ نظم ربوہ میں جلسۂ مصلح موعود کے موقعہ پر پڑھی گئی۔

لِلّٰہ الحمد وہ نگار آیا
مہرباں آیا غمگسار آیا

جس کی مشتاق دید تھی آنکھیں
دل تھے جس کے امیدوار آیا

وہ پئے گلشن خزاں دیدہ
صورتِ ابرِ نو بہار آیا

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی"
حبّذا وقتِ خوشگوار آیا

باغِ دیں سے خزاں نے کوچ کیا
گُل کھِلے موسمِ بہار آیا

باعثِ انبساط و راحتِ جاں
دل نواز و وفا شعار آیا

کون! محمود مصلح موعود
فضل و احساں سے ہمکنار آیا

مجمعِ علم و عظمت و دولت
صاحبِ عزّ و افتخار آیا

وہ حلیم اور وہ ذہین و فہیم
وہ مدبّر وہ بُردبار آیا

ہے زبانوں پہ آج صلِّ علیٰ
وہ محمّد کا جاں نثار آیا

برکتیں جس سے پائیں گی قومیں
رحمتیں وہ لئے بے شمار آیا

حسن و احساں میں وہ نظیرِ مسیح
وہ علاجِ قلوبِ زار آیا

مژدہ اے طالبانِ حق مژدہ
وہ مسیحائے روزگار آیا

فتح نے بڑھ کے چوم لی ہے رکاب
لشکرِ دیں کا شہسوار آیا

شمسؔ دنیا میں نور پھیل گیا
لمعۂ حسنِ کردگار آیا

دار الافتاء کی طرف سے ضروری اعلان

دار الافتاء میں عموماً ایسے استفتاء آتے رہتے ہیں۔ جن کا تعلق پرسنل لاء سے ہٹ کر سوسائٹی کے عام اخلاقی معاشی اور روحانی مسائل سے ہوتا ہے۔ اس قسم کے مسائل میں انفرادی فتویٰ سے بعض نادان یا شریر طبع لوگ بے مقصد تنقید کے لئے بہانے تلاش کر سکتے ہیں۔ حالانکہ فروعی مسائل سے زیادہ اہم جماعتی تنظیم اور قومی اتحاد ہے۔ ماضی میں اس اہمیت کے عدم اعتماد کی وجہ سے مسلمانوں کی یکجہتی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اور بعض نہایت ہی ادنیٰ مسائل کی وجہ سے مسلمانوں کا قومی اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔ دراصل اس قسم کے مسائل کے لئے ضرورت پڑنے پر جماعت کے نظام تعلیم و تربیت یا وکالت تبشیر کو لکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان مسائل کے عملی پہلو کی یہی تنظیم ذمہ دار ہے۔ اور اگر ضرورت پیش آئے۔ تو یہ مرکزی محکمے مسئلہ کے شرعی پہلو کے متعلق دار الافتاء سے وضاحت حاصل کر سکتے ہیں۔

(مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

دار القضاء کا اعلان

بمطالبہ ملک برکت علی صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات از ملک مبارک احمد صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات فریقین کے مسلمہ ثالث نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلیمہ بیگم مرحومہ کے کل ترکہ مالیتی ۴۰/۰ ۳۰ روپے کا نصف مبلغ ۲۰/۰ ۱۵ روپے ملک مبارک احمد صاحب ملک برکت علی صاحب کو ادا کریں۔ چونکہ ملک مبارک احمد صاحب کو عام طریق پر اس کی اطلاع نہیں ہو سکی۔ اسلئے بذریعہ الفضل اخبار انہیں اطلاع دی جاتی ہے۔

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مختلف مقامات پر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

حلقہ مارٹن روڈ کراچی

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز فجر مسجد احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور عہد نامہ دہرانے کے بعد درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اولاد کے بارے میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔ اس کے بعد زعیم حلقہ نے پیشگوئی کی الہامی عبارات بطور تعارف کے پڑھ کر سنائی۔ اور حلقہ کے دو خدام نے علی الترتیب "علامات مصلح الموعود کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں پورا ہونا اور حضرت مصلح الموعود کے کارنامے" کے عنوان پر دلچسپ تقاریر کیں۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء ایک خادم نے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں زعیم حلقہ نے پیشگوئی کی اہمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن مجید میں یاجوج اور ماجوج کے فتنہ کے دور میں ایک وعدہ الحق کی خبر ہے اور پیشگوئی مصلح الموعود کا یہ مقصد ہے کہ

"تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے
اور باطل اپنی نحوستوں کے ساتھ
بھاگ جائے"

نیز مصلح الموعود کا ایک نام "مظہر الحق" بھی ہے۔ یہ پیشگوئی موجودہ دور میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے کی گئی ہے۔ اس کے بعد جناب قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ اور ہمیں حضور کے ارشادات پر صدق دل سے عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصلح الموعود کے متعلق سبز اشتہار والی اس عبارت کی تعمیل میں کہ "خوش ہو اور خوشی سے اچھلو" مسجد کے احاطہ میں خدام اور اطفال کا چھلانگوں کا مقابلہ کرایا گیا۔

جملہ خدام اور اطفال نے نہایت دلچسپی اور خوشی کے ساتھ پروگرام میں حصہ لیا۔ کھیلوں کے بعد عہد دہرا کر کارروائی ختم کی گئی۔

مرزا محمد افضل نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ
حلقہ مارٹن روڈ کراچی

لجنہ اماء اللہ کراچی

۲۰ فروری بروز اتوار بوقت دو بجے دن لجنہ اماء اللہ کراچی نے جلسہ مصلح موعود زیر صدارت محترمہ صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ منعقد کیا جس میں محترمہ مبارکہ نیر صاحبہ۔ محترمہ حفیظ الرحمن صاحبہ۔ محترمہ امۃ السلام اختر صاحبہ۔ قمر النساء کلثوم بیگم۔ فرحت اختر و ناصرہ بیگم صاحبہ نے نہایت واضح الفاظ میں پیشگوئی مصلح موعود پر روشنی ڈالی۔ نیز دور مصلح موعود میں جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ مصلح موعود کے متعلق چند بہنوں نے نہایت خوش الحانی سے نظمیں بھی پڑھیں آخر میں مولوی عبد المالک صاحب نے تقریر کی جس میں آپ نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی۔

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درازی عمر اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔ بعد دعا، اجلاس برخاست ہوا۔

رپورٹ لجنہ اماء اللہ کراچی

چہور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۰ فروری کو بعد از نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ مصلح موعود جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد ماسٹر سید علی صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھے اور ساتھ ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مصلح موعود کے متعلق پڑھ کر سنایا۔

ازاں بعد خاکسار محمد ابراہیم شاد نے مصلح موعود کی پیشگوئی کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے مفصل طور پر مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے کارناموں کا ذکر کیا۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ محمد ابراہیم شاد احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

کھتو والی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء کو جماعت احمدیہ کھتو والی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائل پور میں زیر صدارت چوہدری سردار خان صاحب پریذیڈنٹ مقامی جماعت جلسہ مصلح موعود ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مولوی صبر احمد صاحب مربی فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود پر وضاحت سے روشنی ڈالی اور اخیر میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔

محمد امین شاہ دیہاتی مبلغ کھتو والی چک ۳۱۲ ج۔ب

لیہ ضلع مظفر گڑھ

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لیہ میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت چوہدری فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ منعقد ہوا۔ محترم ماسٹر امیر عالم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ اور اس کی تفصیل بیان فرمائی۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعود کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اور جلسہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا۔ (چوہدری محمد اسحاق جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ)

ننکانہ صاحب

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب زیر صدارت مولوی محمد شفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرمی امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ اور پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائی۔ بعد میں مولوی سعید احمد صاحب اظہر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ بعدہ خاکسار نے تقریر کی۔ محمد کریم ابن امیر صاحب نے ایک مضمون مصلح موعود کی شان میں پڑھ کر سنایا۔ پھر صاحب صدر نے تقریر فرمائی۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ حضور کی درازی عمر اور صحت کے لئے دعا کی گئی۔ خاکسار محمد علی نجومی قائم مقام سکرٹری انصار اللہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا

مورخہ ۲۰ ۲/۵۵ کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مخدوم محمد ایوب صاحب ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی شرکت کی۔ کارروائی جلسہ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ملک محمد بشیر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ ملک محمد احمد صاحب نے مصلح موعود کے عہد میں اشاعت دین کی تکمیل پر کافی روشنی ڈالی۔ حافظ بشیر احمد صاحب نے مصلح موعود کے عہد میں تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے متعلق تقریر کی۔ صاحب صدر نے مصلح موعود کے ذہین و فہیم ہونے پر مدلل تقریر فرمائی۔ اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ محمد خلیل الرحمٰن سکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ۔

محمود آباد جہلم

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۵ء کو مصلح موعود کا جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن شریف کے بعد جلسہ کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد ملک بشیر احمد صاحب نے ایک مفصل مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔ محمد شریف قائد مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد جہلم۔

چک ۲۷۰ (سندھ)

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر عبد الخالق صاحب ایاز نے کی۔ ازاں بعد الفضل سے پیشگوئی کے الہامی الفاظ کا مضمون عبد الکریم صاحب نے پڑھا۔ عبد الخالق صاحب ایاز نے حضور اقدس کی چند ایک مشابہتیں حضرت عمرؓ سے بیان کیں۔ خاکسار نے حضور اقدس کی چند ایک تحریکوں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار صوفی غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷/۸ کا چیلو ضلع تھرپارکر سندھ۔

فیروز والہ

جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۰ ۲/۵۵ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار (سید عبد السلام) نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہ "پیشگوئی مصلح موعود کی شان و عظمت اور اس کا حقیقی مصداق" کے موضوع پر مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ یہ پیشگوئی درحقیقت اسلام کی صداقت کو اس زمانہ میں ثابت کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ جس کا حقیقی مصداق آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کی صورت میں ہم میں موجود ہے۔ اور آپ میں وہ تمام علامات پائی جاتی ہیں۔ جن کا اظہار پیشگوئی میں کیا گیا ہے۔ بالآخر بخیر و خوبی دعا پر یہ جلسہ ختم ہوا۔ سید عبد السلام سکرٹری جماعت احمدیہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا

۲۰ ۲/۵۵ کو بوقت عشاء جلسہ مصلح موعود مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ ازاں بعد حافظ فتح محمد صاحب قاری نے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صفات مندرجہ الہام اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں پر تقریر کی۔ جلسہ میں جماعت کے جملہ مرد وزن اور اطفال شامل تھے۔ خاکسار ملک غلام نبی امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

بھوئیوال ضلع شیخوپورہ

یوم مصلح الموعود کی تقریب پر جماعت احمدیہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ نے مسجد میں یوم مصلح الموعود منایا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری عبد الرب صاحب غیرت انسپکٹر بیت المال نے پیشگوئی کے متعلق تقریر فرمائی۔ خاکسار (چوہدری) عمر الدین جماعت احمدیہ بھوئیوال ضلع شیخوپورہ۔

عالمگیر امن کے لئے پاکستان اور ٹرکی کے درمیان باہمی تعاون کا وسیع میدان موجود ہے (جلال بایار)

لاہور میں صدر ترکیہ کا پُرجوش خیر مقدم

لاہور ۲۴ فروری۔ زندہ دلانِ لاہور نے کل صدر جمہوریہ ترکیہ محمود جلال بایار کے خیر مقدم کے سلسلہ میں ترکیہ کے لئے اپنی تاریخی عقیدت کا پُرجوش مظاہرہ کیا۔ لاکھوں لوگ معزز مہمان کو ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے صبح ریلوے سٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک اور پھر بعد دوپہر گورنمنٹ ہاؤس سے شالامار باغ تک مختلف سڑکوں پر گھنٹوں کھڑے رہے۔ اور جب وہ سبز رنگ کی کھلی کار میں گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی کے ہمراہ گزرے تو زندہ باد پائندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے گئے۔ مہمانِ عظیم نے کار میں کھڑے ہو کر لوگوں کو خندہ پیشانی سے سلام کر کے ان کے جذبۂ عقیدت کا اعتراف کیا۔ پروگرام کے مطابق صدر جمہوریہ ترکیہ محمود جلال بایار اپنی بیگم صاحبہ اور دوسرے رفقاء کے ہمراہ پشاور سے سپیشل ٹرین میں لاہور پہنچے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا اور پاکستانی سفیر مقیم ترکیہ میاں امین الدین بھی اپنی بیگمات کے ہمراہ معزز مہمان کے ساتھ ہی لاہور آئے ہیں۔

تحصیل کوئٹہ میں بارکوں کی تعمیر شروع ہو گئی

کوئٹہ ۲۴ فروری۔ تحصیل کوئٹہ میں ۷۰ بارکوں کی تعمیر شروع ہو گئی ہے۔ ان بارکوں میں ان دس دیہات کے لوگوں کو رکھا جائے گا۔ جن کے مکانات کو زلزلے کے جھٹکوں کی وجہ سے شدید نقصان پہنچا ہے۔ کل ہرنائی سے چھ ہزار کمبل بھی کوئٹہ پہنچ گئے۔ آج سے ان کمبلوں کی مفت تقسیم شروع ہوئی۔

ڈھاکہ میں حالات معمول پر آ رہے ہیں

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ حکومت مشرقی بنگال نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ڈھاکہ یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں میں حالات بڑی تیزی سے معمول پر آ رہے ہیں۔ کسی جگہ بھی طلباء نے پکٹنگ کی کوئی خاص کوشش نہیں کی۔ کل پکٹنگ کے سلسلہ میں صرف ایک طالب علم کی گرفتاری عمل میں آئی۔ کل پولیس نے تین اور آدمیوں کو اس وعدے پر رہا کر دیا کہ وہ آئندہ قانون کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اضلاع کے کالجوں میں حالات بالکل معمول پر آ چکے ہیں۔

مشرقی بنگال مسلم لیگ کی نئی مجلس عاملہ

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر مسٹر اکرم خاں نے اپنی مجلس عاملہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مجلس عاملہ ۲۱ ممبران پر مشتمل ہے۔

اس موقعہ پر جناب معتصم بدایت اللہ اور اخوند محمد عبد القادر صاحب نے بھی حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اور اس طرح یہ اجلاس جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تعلیم الاسلام کالج میں

یوم غالب کی تقریب

ربوہ ۲۴ فروری۔ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "یوم غالب" کی تقریب بڑے اہتمام سے منائی گئی۔ اس سلسلہ میں باقاعدہ ایک اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں بزم کے بعض اراکین اور ممبرانِ اسٹاف نے غالب کی شاعری اور نثر نگاری پر بلند پایہ مقالات پڑھے۔ ان میں سے جناب مطیع اللہ صاحب درد کا مقالہ "غالب خطوط کے آئینہ میں" اور جناب محبوب عالم صاحب خالد کا مقالہ "غالب کی شوخ نگاری" خاص اہمیت کے حامل تھے۔ علاوہ ازیں جناب جنید ہاشمی صاحب نے اپنے "تعارفی" مقالہ میں غالب کی زندگی کے مختلف ادوار نہایت مؤثر پیرائے میں بیان کئے۔ اسی طرح پرویز پروازی صاحب کی غزل جو انہوں نے غالب کی ایک غزل کی زمین میں کہی تھی۔ کافی کامیاب رہی۔ اس

جناب منشی کریم بخش صاحب کی وفات

شمیم احمد صاحب ڈپٹی سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان کے والد محترم جناب منشی کریم بخش صاحب ۱۹ فروری ۱۹۵۵ء کو صبح چار بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ جناب حافظ عبد السلام صاحب نے پڑھائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کراچی کے کثیر احباب کے علاوہ بعض دوسرے دوست بھی شامل ہوئے۔ مرحوم نہایت مخلص اور متقی بزرگ تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔ ادارہ الفضل اس صدمہ عظیم پر میجر شمیم احمد صاحب اور ان کے تمام اقارب سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

امریکہ پاکستان میں دیہی امداد کی ترقی کیلئے ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ ڈالر دیگا

حکومت پاکستان ۱۵ لاکھ ڈالر خود خرچ کرے گی

کراچی میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے

کراچی ۲۴ فروری۔ پاکستان میں دیہی امداد کی ترقی کی رفتار تیز تر بنانے کے لئے امریکہ پاکستان کو ۸ کروڑ ۱۶ لاکھ ڈالر کی مدد دے گا۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان خود بھی دیہی امداد کی ترقی کے منصوبوں پر تقریباً ۱۵ لاکھ ڈالر خرچ کرے گی۔ کراچی میں اس سلسلے میں حکومت امریکہ اور پاکستان کے درمیان معاہدے پر دستخط ہو گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ رقم زرعی پیداوار میں توسیع۔ صحت عامہ کی ترقی اور دیہاتوں میں خواندگی پھیلانے پر خرچ کی جائے گی۔ اس سال کے آخر تک تربیتی مرکزوں سے تقریباً سات سو ستر دیہی کارکن تربیت حاصل کر لیں گے جن کو دیہی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد کرنے کے سلسلہ میں تین ہزار آٹھ سو پچاس دیہاتوں میں بھیجا جائے گا۔

اس سال لائلپور میں دیہی امداد کی تربیت کا ایک مرکز قائم کیا جا رہا ہے۔ اور اس طرح اب پاکستان میں دیہی امداد کے مرکزوں کی کل تعداد ۹ ہو جائے گی اس معاہدہ کے تحت مشرقی پاکستان میں ۲۰۰ ٹیوب ویل بھی لگائے جائیں گے۔ تاکہ وہاں کے عوام کو صاف پانی مل سکے۔

پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی ملاقات ۲۸ مارچ کو ہوگی

نئی دہلی ۲۴ فروری۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے توقع ظاہر کی ہے کہ پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کی ملاقات اس ماہ کی ۲۸ تاریخ کو نئی دہلی میں ہوگی اور اس میں خاص طور پر کشمیر کا مسئلہ زیر غور آئے گا۔

بنکاک میں "سیٹو" کے رکن ملکوں کی کانفرنس شروع ہو گئی

بنکاک ۲۴ فروری۔ آٹھ رکن اقوام پر مشتمل جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم کی کونسل کا پہلا اجلاس کل یہاں شروع ہو گیا۔ افتتاحی اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جنوب مشرقی ایشیا کا دفاعی معاہدہ۔ چھوٹی اور بڑی قوموں کے درمیان ایک ایسے سمجھوتہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جو مساوات اور رفاقت کار کی بنیاد پر مشترکہ مقاصد اور تصورات کے حصول کے لئے طے پایا ہے

انہوں نے کہا یہ معاہدہ رکن اقوام کے حقوق ان کی ذمہ داریوں اور ان کے باہمی تعلقات میں کسی ایک قوم کی بالادستی یا ماتحتی کے تصور کی نفی کرتا ہے، مسٹر محمد علی نے جنوب مشرقی ایشیا کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ اس بات کو نوٹ کریں کہ مذکورہ معاہدہ کی رکن مغربی طاقتوں نے اس معاہدہ کی رو سے عہد کیا ہے کہ وہ مختلف اقوام کے درمیان کامل مساوات کے اصول اور ان کے حق خود ارادیت کا احترام کریں گی۔

ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس

ڈھاکہ ۲۴ فروری۔ جسٹس امیر الدین احمد کو ڈھاکہ ہائی کورٹ کا مستقل چیف جسٹس مقرر کیا گیا ہے

روس کی فوجی قوت

لنڈن ۲۴ فروری۔ روسی فوج کے سیاسی بورڈ کے ڈپٹی چیف ڈائرکٹر لفٹنٹ جنرل شاتی لوف نے کہا ہے کہ روس ہائیڈروجن اور ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں امریکہ سے سبقت لے گیا ہے۔ انہوں نے روسی فوج کے یوم نجات کے سلسلہ میں یہ تقریر روسی ریڈیو سے نشر کی۔

دعائے نعم البدل

جناب حسن محمد صاحب عارف کی بچی فریدہ رفعت مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء بروز بدھ ربوہ میں وفات پا گئی۔ بچی کافی عرصہ سے بعارضہ پیچش بیمار چلی آ رہی تھی۔ عمر قریباً تین سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین